اسلامیات

سوال نمبر 2: اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہے؟ اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (CSS-2023) (20 marks)

جواب: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۝

(آل عمران:)

ترجمہ: "ہر جان موت کو چکھنے والی ہے۔"

1- تعارف:

انسان عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اور اس بدلے والے دن ہی پتہ چلتا ہے کہ کس نے کتنا اچھا اور کس نے کتنا برا کام کیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حساب کے لئے ایک دن مقرر کیا ہے کہ جب انسان اپنی زندگی پوری کر کے آئے تو اس سے اسکے کئے کا سارا حساب اور اسکا جزا دی جائے اس دن کو آخرت کا دن کہتے ہیں۔ اسے مندرجہ ذیل نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

(1) یوم القیامۃ (قیامت کا دن) (2) یوم الدین (جزا کا دن)

(3) یوم البعث (دوبارہ اٹھنے کا دن)

دنیا میں انسان کئی ہزار روزانہ دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ سائنسدان بھی "Big Crunch" مفروضے کے تحت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ساری کائنات ایک دن اپنا توازن کھو دے گی اور تمام اشیا ایک دوسرے سے ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گی۔

2- قرآن مجید سے عقیدہ آخرت پر دلائل:

قرآن مجید میں مرنے کے بعد زندگی کو کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے اس پر عقلی اور نقلی دلائل بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ جو ذکر مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) مردہ زمین کو زندہ کرنے کے حوالے سے دلیل:

سورۃ النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور اللہ نے آسمان سے زمین پر پانی اتارا اور اس کے کہ وہ مردہ ہو چکی تھی۔"

فأحيا به الأرض بعد موتها (البقرہ)

ترجمہ : زندہ کرتا ہے (پانی نازل کر کے) زمین کو اس کے مرنے کے بعد۔"

ان آیات سے اللہ تعالیٰ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس طرح بارش کے ذریعے مردہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح سے ہم (انسان) کو بھی بعد مرنے کے زندہ کر دیا جائے گا۔

(ب) نیند سے بیداری کا پیر دلیل :

سورۃ الزمر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : "(اللہ تعالیٰ ان روحوں کو نیند کی حالت میں) اپنے قبضے میں لے لیتا ہے جن پر موت کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔"

حالت نیند میں روحوں کا قبضہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے اگر وہ چاہے تو ان روحوں کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو واپس دنیا میں بھیج دے۔

(ج) فطرت انسانی سے عقیدہ آخرت پر دلیل :

انسان فطری طور پر ظلم سے نفرت اور عدل سے محبت کرتا ہے انسان خود تو چوری کرتا ہے مگر خود کا مال کو محفوظ کرنا چاہتا ہے دوسروں کا قتل کرتا ہے مگر خود کو قتل ہونے سے بچاتا ہے اسی طرح انسان کو فطرتاً اچھے کاموں سے اور برے کام کرنے والوں سے نفرت ہوتی ہے۔ اور انسان بدکو نیک کے برابر نہیں سمجھتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :

ترجمہ : کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟"

(القلم)

3 — انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

انسان کے دل میں اگر مرنے اور زندہ ہونے اور اپنے اچھے اور برے کا حساب دینے کا ڈر ہوتا ہے تو کوئی بھی وہ برے کام سے بچ کر اچھے کاموں کی طرف راغب ہو جاتا ہے ایسے ہی معاشرے کا ہر اچھا فرد ثابت ہوتا ہے انسان اگر عقیدہ آخرت پر یقین رکھتا ہوں تو وہ اپنے آپ کو اور معاشرے کو امن و خوشی فراہم کر سکتا ہے۔

(1) دنیوی زندگی کی ~~[illegible]~~ حقیقت کا فہم:

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کرنے والا دنیوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے وہ دنیا کو بے دین لوگوں کی طرح دنیا کو کھیل کا میدان نہیں سمجھتا بلکہ دنیا کو دکھوں کا گھر اور امتحان گھر سمجھتا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے"
(الذاریت)

(2) موت خوف کا خاتمہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان بے دین لوگوں کی طرح موت سے خوفزدہ نہیں رہتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ۔

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں۔

(۳) ذمہ داری کا احساس:

عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہو جاتا ہے کیونکہ اسے اپنے اچھے اور برے کا جواب دہ ہونے کا احساس نہیں ہوتا جبکہ عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا ذمہ دار ہوتا ہے کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ مجھے اپنے اچھے اور برے تمام کاموں کا جوابدہ ہونا ہے اور وہ جانتا ہے۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔" (الحدیث)

(۴) آخرت کو ترجیح:

جو شخص عقیدہ آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ دنیا میں زیادہ اپنی آخرت کی زندگی پر زیادہ توجہ دیتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ دنیا میں کچھ عرصے کے عیش و عشرت سے بچ کر اپنا بہتری و قت وہ ہمیشہ کی زندگی کے لیے رکھا جائے گا حساب ہو سکتا ہے

(۵) جذبہ خیر کا فروغ:

عقیدہ آخرت انسان کو نیکی اور اچھائی کا سرچشمہ بنا دیتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ ہر اچھے کام کا اچھے اور برے کا ثواب ملتا ہے اور برے کا عذاب ایسے ہر وقت آخرت زندگی کے سامنے سر جھکے رہتے سے بچاتا ہے۔ بلکہ وہ ہر بھلائی کے کام میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔

(۶) شجاعت کا فروغ:

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے غیر اللہ کا خوف نکال دیتا ہے کیونکہ وہ ہر دم انسانوں کے سامنے ذلیل سے بچ جاتا ہے۔

(۷) نعمتوں کا صحیح استعمال:

اللہ انسان کو مختلف نعمتوں سے نوازتا ہے عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا تمام تر نعمتوں کا استعمال اللہ کی راہ میں اور اچھے اور جائز طریقے سے کرے گا۔

(۸) صبر و تحمل کا فروغ:

ترجمہ: "جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے" (البقرہ)

مشکل وقت میں انسان کو صبر و تحمل سے کام لینے کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ ایک ہدایت ہی انسان کو مشکلات سے نمٹنے کیلئے کافی ہے۔

(۹) اصلاح نفس: عقیدہ آخرت ایک ضروری اور اہم جز ہے انسان کو اچھے کاموں پر راغب کرنے کیلئے انسان برے کام اور گناہوں سے صرف اس لئے بچتا ہے کہ اللہ کے پاس لوٹنے سے پہلے وہ اپنا اصلاح نفس کرے۔

(۱۰) استقامت دین: استقامت دین کا مطلب ہے کہ دین پر مضبوطی سے چلنا رہے عقیدہ آخرت انسان کو دین پر مضبوطی سے چلنے کا ایک مضبوط وجہ ہے۔